جلد ۲۹ | ۱۳ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ | ۱۳ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۳۲

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۷ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۶۰ھ

دُنیا قیامت کا نظارہ دیکھ رہی ہے

"وُہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔"

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

یہ وُہ الفاظ ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے مرسل، موجودہ زمانہ کے مصلح اور تمام ادیان کے موعود نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۳۴ سال قبل اپنی مشہور تصنیف "حقیقۃ الوحی" میں تحریر فرمائے۔ اور آج اس وضاحت کے ساتھ حرف بحرف پُورے ہو رہے ہیں۔ کہ کسی کے لئے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں۔ دُنیا قیامت کا نظارہ ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ بار بار دیکھ رہی ہے۔ جنگ پولینڈ سے شروع ہو کر شام تک آ پہونچی ہے۔ اور جس رستہ سے آئی ہے۔ اس کے قدم قدم پر قیامت برپا کر چکی ہے۔ نہایت پُر رونق اور شاندار شہر کھنڈرات بن چکے ہیں۔ آبادیاں ویران ہو چکی ہیں۔ خون کی ندیاں بہہ چکی ہیں۔ کشتوں کے پشتے لگ چکے ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ابھی اور کیا کچھ ہونے والا ہے۔ پھر جنگ کے اس نہایت خوفناک زلزلہ کے علاوہ جس نے دُنیا کو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک نہ صرف ہلا دیا ہے۔ بلکہ تہ و بالا بھی کر دیا ہے۔ دوسرے زلزلے بھی آ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ٹرکی میں نہایت نقصان رساں زلزلہ آ چکا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں خوفناک طوفان بھی آ رہے ہیں۔ ہندوستان میں ابھی سے جبکہ برسات کا موسم بھی شروع نہیں ہُوا۔ مختلف علاقوں میں تباہ کن سیلاب آنے کی خبریں مل رہی ہیں۔ چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس کا تازہ بیان ہے۔ کہ ضلع باریسال میں دریائے ہگلی کے طوفان کی وجہ سے مختلف دیہات میں قریباً پانچ ہزار جانوں کا نقصان ہُوا۔ یہ نقصان ایک ہفتہ میں ہُوا۔ اور یہ اعداد و شمار ریونیو منسٹر نے ایک پبلک جلسہ میں پیش کئے۔ جو اس طوفان کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

غرض اس وقت اس عالمگیر مصیبت کے علاوہ جو جنگ کی صورت میں تمام عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وُہ باتیں غیر معمولی ہیں۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملتا۔ اور لوگوں میں اضطراب پیدا ہو رہا ہے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔

یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہو رہا ہے۔ اور بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے ہو رہا ہے۔ کہ "نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔"

ایک طرف تو اس وجہ کے درست ہونے میں کسی کے لئے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اور دوسری طرف خدا کا غضب ساری دُنیا میں پھیلتا جا رہا ہے۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی پیشگوئی کے ذکر میں نہایت مختصر الفاظ میں یہ بتایا ہے۔ کہ:

"توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وُہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وُہ مُردہ ہے۔ نہ کہ زندہ!"

پس اپنے سابقہ طریق عمل میں سچے دل سے تغیر کر کے خدا تعالےٰ کی طرف جھکنا۔ اور ہر وقت اس کا خوف اپنے دل میں رکھنا چاہیئے۔ اہل ہند کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت تک وُہ براہ راست اس غضب الٰہی کی لپیٹ میں نہیں آئے۔ جو سارے یورپ کو اپنے حلقہ میں لینے کے بعد اب ایشیا کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مگر لمحہ بہ لمحہ وُہ خطرہ کے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی وقت یہ خطرہ ان کے لئے واقعہ نہیں بن سکتا۔ پس انہیں اس موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرنی چاہیئے کیونکہ توبہ کرنے والے امان پاتے ہیں۔ اور وُہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا رحم ہی ہے۔ جو انسان کو آفات اور مصائب سے بچا سکتا ہے۔ ورنہ وُہ اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں قطعاً نہیں بچا سکتا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ احسان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج پھر حضور کی طبیعت بوجہ حرارت اور ضعف ناساز رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف بدستور ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بخار آج اتر گیا تھا مگر پھر حرارت ہوگئی۔ نیز انتڑیوں میں درد ہے دعائے صحت کی جائے۔

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سید محمود اللہ شاہ صاحب کو پہلے کی نسبت آرام ہے صحت کیلئے دعا کی جائے

زعما و قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہوار اور ہفتہ وار رپورٹوں میں یہ نقص شدت سے محسوس کیا گیا ہے۔ کہ وہ مجمل اور مبہم ہوتی ہیں۔ جن سے کام کی حقیقت پر آگاہی نہیں ہو سکتی اور اصلاح کی طرف توجہ نہیں دلائی جا سکتی۔ مثلاً کسی رپورٹ میں یہ درج ہوتا ہے کہ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ یا یہ کہ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی بھرا جاتا رہا۔ یا یہ کہ مستحقین کی امداد کی گئی۔ یا یہ کہ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بے شک یہ رپورٹیں کام کی نوعیت کی طرف تو اشارہ کرتی ہیں۔ لیکن کام کی مقدار جو رپورٹ کی اصل روح ہے۔ اس کا علم نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ رپورٹ کہتے ہی کارگزاری کو معین صورت میں پیش کرنے کو ہیں۔ جب تک اعداد و شمار تحریر نہ کئے جائیں۔ غیر معین صورت میں آنے والی مجمل اور مبہم تحریریں رپورٹ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتیں۔ پس آئندہ کے لئے زعما و قائدین کرام اس امر کو خصوصیت کے ساتھ نوٹ فرمالیں۔ کہ ان کی رپورٹیں اس نقص سے پاک ہوں۔ ورنہ ان کی اطلاع کو رپورٹ تصور نہ کیا جائے گا۔ بلکہ مجموعی رپورٹ میں اسی کارگزاری کو شامل کیا جا سکے گا۔ جس سے اعداد و شمار کے مطابق کام کی حقیقت کا علم ہوتا ہو۔

ماہ شہادت کی رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ اب مجالس ماہ ہجرت کی رپورٹیں بھجوانے کی فکر میں ہونگی۔ از راہ کرم آئندہ رپورٹوں میں اس ہدایت کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

مہتمم شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اقدام خودکشی کے الزام میں گرفتاری

قادیان ۱۱ جون۔ سُنا گیا ہے۔ کہ ایک شخص محمد فاضل ایک عورت مسماۃ بیگم کو بوڑیوالہ منڈی سے معہ خورد سالہ لڑکی کے اس کے خاوند کی غیر حاضری میں جگہ دیگر نکال لایا۔ اور اُسے جگہ بجگہ لئے پھرتا رہا۔ اور پھر اپنے ایک احمدی رشتہ دار کی وجہ سے قادیان لے کر آگیا۔ مسماۃ بیگم کا خاوند تلاش کرتا ہوا دو تین دن ہوئے۔ کہ قادیان پہنچا۔ اور اس نے یہاں آکر مختلف لوگوں کے پاس واویلا کیا۔ یہاں تک کہ یہ شکایت نظارت امور عامہ میں بھی پہنچی۔ اور مسماۃ بیگم کے خاوند نے نظارت امور عامہ میں آکر اپنا حال بیان کیا۔ ناظر صاحب امور عامہ نے معاملہ کی اصلیت معلوم کرنے کیلئے مسماۃ بیگم اور اس کے خاوند مسمیٰ کا لے خاں اور بیگم مذکورہ کو لانے والے مسمیٰ محمد فاضل سے حالات دریافت کئے۔ مسماۃ بیگم نے بیان کیا۔ کہ وہ اپنے خاوند کے ہمراہ جانا چاہتی ہے۔ محمد فاضل کے ساتھ رہنے یا اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ محمد فاضل نے مسماۃ بیگم کا یہ جواب سنکر آج چھت پر سے نیچے چھلانگ لگادی جس پر پولیس نے اطلاع ہونے پر اس کے خلاف اقدام خودکشی کے جرم میں پرچہ چاک کیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۲/۵/۴۱ سے ۳۱/۵/۴۱ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۶۹۳۔ کنیز فاطمہ صاحبہ سیالکوٹ
۱۶۹۴۔ عزیز احمد صاحب محبوب نگر۔ دکن
۱۶۹۵۔ سید غلام علی شاہ صاحب لاہور مغلپورہ
۱۶۹۶۔ ولایت حسین صاحب حیدر آباد دکن
۱۶۹۷۔ فتح شیر خانصاحب ایٹہ
۱۶۹۸۔ باسط خانصاحب 〃
۱۶۹۹۔ غلام محمد صاحب گورداسپور
۱۷۰۰۔ زینب بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۱۷۰۱۔ عنایت خانصاحب گورداسپور
۱۷۰۲۔ خوشی محمد صاحب 〃
۱۷۰۳۔ سلطان احمد صاحب 〃
۱۷۰۴۔ فضل کریم صاحب 〃
۱۷۰۵۔ غفار احمد صاحب 〃
۱۷۰۶۔ بشیراں بیگم صاحبہ 〃
۱۷۰۷۔ نواب دین صاحب 〃
۱۷۰۸۔ چراغ الدین صاحب 〃
۱۷۰۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب 〃
۱۷۱۰۔ نذیر حسین صاحب گوجرانوالہ
۱۷۱۱۔ کرم بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۷۱۲۔ مشتاق احمد صاحب 〃
۱۷۱۳۔ محمد صدیق صاحب 〃
۱۷۱۴۔ عزیز الدین صاحب 〃
۱۷۱۵۔ غفور احمد صاحب 〃
۱۷۱۶۔ مجیدہ صاحبہ 〃
۱۷۱۷۔ ریشم بی بی صاحبہ 〃
۱۷۱۸۔ عطاء اللہ صاحب منٹگمری
۱۷۱۹۔ حیاں خانصاحب سرگودھا
۱۷۲۰۔ نذیر بیگم صاحبہ فیروزپور
۱۷۲۱۔ فضل بیگم صاحبہ گجرات
۱۷۲۲۔ سردار بیگم صاحبہ 〃
۱۷۲۳۔ اشرف بیگم صاحبہ 〃
۱۷۲۴۔ نوشاہ بیگم صاحبہ 〃
۱۷۲۵۔ عبد القادر صاحب مظفر گڑھ
۱۷۲۶۔ حافظ محمد صاحب جہلم
۱۷۲۷۔ حسن محمد صاحب گجرات
۱۷۲۸۔ رمضان صاحب شیخوپورہ
۱۷۲۹۔ سراج دین صاحب لاہور
۱۷۳۰۔ عبد السلام صاحب جالندھر
۱۷۳۱۔ منیر احمد خان صاحب اٹک
۱۷۳۲۔ احمد بخش صاحب جھنگ
۱۷۳۳۔ حاکم علی صاحب گورداسپور
۱۷۳۴۔ رشیداں صاحبہ 〃
۱۷۳۵۔ ماکھوں صاحبہ 〃
۱۷۳۶۔ نواب بی بی صاحبہ 〃
۱۷۳۷۔ حنیفہ صاحبہ 〃
۱۷۳۸۔ سلطان علی صاحب 〃
۱۷۳۹۔ کالو صاحب 〃
۱۷۴۰۔ خان محمد صاحب 〃
۱۷۴۱۔ بشیر احمد صاحب 〃
۱۷۴۲۔ کرم دین صاحب 〃
۱۷۴۳۔ رحمت بی بی صاحبہ 〃
۱۷۴۴۔ بگو صاحبہ 〃
۱۷۴۵۔ فاطمہ بی بی صاحبہ 〃
۱۷۴۶۔ شریفاں صاحبہ 〃
۱۷۴۷۔ فقیری صاحبہ 〃
۱۷۴۸۔ رحمت اللہ صاحب 〃
۱۷۴۹۔ نواب بیگم صاحبہ 〃
۱۷۵۰۔ خورشید بیگم صاحبہ 〃
۱۷۵۱۔ زینب بی بی صاحبہ 〃
۱۷۵۲۔ خدیجہ بیگم صاحبہ 〃
۱۷۵۳۔ محمد عبد اللہ صاحب 〃

اخبار احمدیہ

اعلانات نکاح: (۱) ۱۰ مئی کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد ناصر آباد میں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کا نکاح سکینہ بیگم بنت میاں خوشی محمد صاحب کے ساتھ اڑھائی صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار میاں محمد اشرف بنی سرور ڈ (۲) سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت سید موسیٰ رضا صاحب احمدیہ کالونی مونگھیر کے ساتھ پانصد روپیہ مہر پر ۹ جون کو حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار شریف احمد مدرس مدرسہ احمدیہ

دعائے مغفرت۔ میرے خسر چودھری سلطان بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور یکم جون ۱۹۴۱ء کو وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے ؎ خاکسار شاہ دین مدرس قادیان

اعلان تعطیل:۔ ۱۲ جون کو ملک معظم کے یوم ولادت کی وجہ سے چونکہ ڈاکخانہ میں تعطیل رہیگی لہذا ۱۴ تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ مینجر

احمدیت کے متعلق مضمون

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا ایک معیار

اور

اخبار "اہلحدیث"

"اہلحدیث" ۶ - جون میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا "سیرت المصطفیٰ کے گمشدہ اوراق" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ایک واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:-

"ایک دفعہ مظفرپور (بہار) میں آریوں سے الہام وید پر مباحثہ تھا۔ خاکسار نے آریہ مناظر سے عرض کیا۔ کہ یہ امر کہ فلاں شخص کو خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ صرف اس ملہم کے بیان و دعوے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ یہ کہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ اور اس کا یہ کہنا ایک دعوےٰ ہے۔ جس میں صدق وکذب ہر دو امر کا احتمال ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا یہ دعوےٰ واقعہ میں حق ہو۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ کذب وافترا ہو۔ پس صدق وکذب کی تمیز کے لئے اس دعوے کے علاوہ کسی شہادت ومعیار کی ضرورت ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بہترین شہادت اُس مدعی کے شخصی کوائف وخصائل ہو سکتے ہیں۔ پس اگر وید کسی ایک مقدس انسان یا جماعت پر نازل ہوئے۔ تو اُن مقدسین کی شخصیت معلوم ہونی چاہیئے۔ تاکہ جن کوائف کے رُو سے اس وقت کے مکلفین پر الہٰی حجت پوری ہوئی۔ ہم بھی ان پر نظر کر سکیں۔ کیونکہ ہم کو بھی ویدوں پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس کا جواب آریہ مناظر کے پاس اخیر وقت تک سوائے اس کے کوئی نہ تھا۔ کہ ان کو صاف الفاظ میں اقرار کرنا پڑا۔ کہ ہم ان کی شخصیت اور کوائف زندگی کے متعلق کچھ بھی بیان نہیں کر سکتے۔"

رسول کریم کی دعوے سے پہلی زندگی

یہ ذکر کرنے کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی بڑی دلیل آریہ مناظر کے سامنے یہ پیش کی۔ کہ "ہم نے اپنے رسول ونبی (صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ) کو انہی کے رُو سے پہچانا۔ بلکہ آپ نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر ہم کو خود رہنمائی کی۔ کہ تم مجھ کو اس نظر سے پہچانو۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ ام لم یعرفوا رسولھم فھم لہ منکرون (مومنون ع۴) یعنی کیا یہ (اہل مکہ) اپنے رسول (محمدؐ) کو جانتے پہچانتے نہیں۔ کہ ناواقفی کی وجہ سے ان کا انکار کرتے ہیں۔ تفسیر معالم میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے کہا "کیا نہیں پہچانا انہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں بھی۔ اور جوانی میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور پہچانا انہوں نے آپ کی نسب کو بھی اور آپ کے صدق کو بھی اور آپ کی امانتداری کو بھی۔ اور عہد پاس کرنے کو بھی (ج ۳۔ صفحہ ۱۱۶) نیز فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون (یونس پ۱۱) یعنی اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو۔ کہ میں اس دعویٰ نبوت ونزول کلام الہٰی سے پیشتر ایک (طویل) عمر (۴۰ سال) تک تم ہی میں رہا ہوں۔ تو کیا تم میرے صدق وکذب کو سمجھ نہیں سکتے۔ آپ قریش کے نامور خاندان بنی ہاشم کے روشن چراغ ہیں۔ مکہ کے نامی گرامی سردار عبدالمطلب کے پوتے ہیں آپ کا بچپن سنجیدہ عادتوں سے مزین ہے آپ کی جوانی عفت وطہارت کے دامن میں گزری۔ اہل شہر سب اپنے اور بیگانے آپ کو صادق وامین کہکر پکارتے تھے۔ غرض آپ کسی لحاظ سے بھی گمنام ونامعلوم نہ تھے۔ نہ نسب کے رُو سے نہ طرز زندگی کے لحاظ سے جن حالات سے اسوقت کے لوگوں نے آپ کو پہچانا۔ وہی حالات وکوائف آج کے لوگوں کے لئے بھی رہبر ہو سکتے ہیں۔ ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین"۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ ان کی اس تقریر کا حاضرین پر بہت اثر ہوا مسلمان خوشی کے ساتھ مباحثہ سے فتحیاب ہو کر واپس آئے۔ اور مولوی صاحب خود بھی اس مضمون سے بہت محظوظ ہوئے۔

صداقت کا معیار

اس اقتباس میں مولوی صاحب نے یہ امر بیان کیا ہے۔ کہ کسی مدعی ماموریت کے محض دعوئ الہام کی بنا پر اُسے صادق یا کاذب نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ویسا دعویٰ سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔ صداقت کا معیار یہ ہے "کہ اس مدعی کے شخصی کوائف وخصائل" دیکھے جائیں۔ اور انہوں نے بتایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم اسی لئے سچا مانتے ہیں کہ آپ میں یہ معیار بدرجۂ اتم پایا جاتا تھا اور آپ نے چیلنج کیا تھا۔ کہ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنی میں تم میں ایک لمبا عرصہ رہا ہوں۔ تم بتاؤ تو سہی۔ کہ کیا تم نے میری زندگی کو کبھی کسی گناہ میں ملوث دیکھا۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ آپ کا بچپن سنجیدہ عادتوں سے مزین تھا۔ آپ کی جوانی عفت وطہارت کے ساتھ گزری تھی۔ اور اپنے اور بیگانے آپ کو صادق اور امین کہکر پکارتے تھے۔ یہ کوائف بتا رہے ہیں۔ کہ آپ شروع سے ہی پاکباز زندگی بسر کرتے تھے۔ اس وجہ سے یہ قیاس کرنا بالکل ناممکن ہے۔ کہ چالیس سال تک تو آپ نے پاکیزگی میں زندگی گزاری۔ اور اکتالیسویں سال خدا تعالےٰ کے متعلق افترا اور جھوٹ سے کام لینا شروع کر دیا۔

یہ معیار چونکہ "اہلحدیث" نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے شائع کیا ہے اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر اہلحدیث علماء پر اتمام حجت کی غرض سے ہم اسی معیار کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالےٰ کے نبی اور رسول ہیں اور چونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ قل ما کنت بدعا من الرسل یعنی رسولوں کا معیار صداقت ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے جس معیار سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کی گئی ہے اسی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت

وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھا ہے۔ جانتے ہیں۔ کہ آپ نے بڑے زور سے مخالفین کو یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ اگر ان میں ہمت ہے۔ تو وہ آپ کی ابتدائی ۴۰ سالہ زندگی میں کوئی عیب ثابت کریں۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

الف "میں اس شکر کے ادا کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اپنی وحی کے ذریعے کفار کو ملزم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ میرا نبی اس اعلیٰ درجہ کا نیک چال چلن رکھتا ہے۔ کہ تمہیں طاقت نہیں۔ کہ اس کی گزشتہ ۴۰ برس کی زندگی میں کوئی عیب اور نقص نکال سکو۔ باوجود اس کے کہ وہ چالیس برس تک دن رات تمہارے درمیان ہی رہا .... اسی طرح سے خدا تعالےٰ نے میرے مخالفین اور مکذبین کو ملزم کیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۲ میں میری نسبت یہ الہام ہے جس کے شائع کرنے پر ۲۰ برس گزر گئے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون۔ یعنی ان مخالفین کو کہہ دے۔ کہ میں چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک تم مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام افترا اور دروغ نہیں ہے۔ اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی ۴۰ برس تک ہر ایک افترا اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا۔ اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہ بولا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالےٰ پر افترا کرنے لگا۔ اس جگہ یاد رہے۔ کہ شیخ محمد حسین بٹالوی جس نے ملک میں فتویٰ تکفیر برپا کیا .... یہ شخص میری ابتدائی عمر میں میرا ہم مکتب بھی رہا ہے ...... غرض شیخ محمد حسین کو خوب معلوم ہے۔ کہ میں اس چھوٹی عمر میں ہی کس طرز کا آدمی تھا۔"

(تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۶۸)

ب "خدا تعالےٰ نے ظالم مخالفین کو ملزم کرنے کے لئے مجھے یہ حجت عطا کی۔ کہ اپنے الہام کے ذریعہ سے مجھے یہ سمجھایا۔ کہ ان سے پوچھو۔ میری چالیس برس کی زندگی میں جو اس سے پہلے تم میں ہی میں نے بسر کی۔ کونسا نقص۔ یا عیب میرا تم نے پایا۔ اور کونسا افترا اور جھوٹ میرا ثابت ہوا۔" (تریاق القلوب طبع اول صفحہ ۶۹)

ج۔ شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر آپ طالب حق بن کر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں۔ تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت انگریزی عدالتوں میں میری جان اور عزت ایسے خطرہ میں پڑ گئی کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجھ کو نہ دی۔ لیکن اللہ جلشانہ کی توفیق سے میں سچ کے لئے اپنی جان اور عزت سے دست بردار ہو گیا۔ اور بسا اوقات مالی مقدمات میں محض سچ کے لئے میں نے بڑے بڑے نقصان اٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالےٰ کے خوف سے اپنے والد اور اپنے بھائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس گاؤں میں اور نیز بٹالہ میں بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی میرے مونہہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب میں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکھا۔ اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا۔ تو پھر میں خدا تعالےٰ پر کیوں جھوٹ بولتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۰)

د۔ نزول المسیح میں فرماتے ہیں۔

"قریباً ۱۸۸۴ء میں اللہ تعالےٰ نے مجھے اس وحی سے مشرف فرمایا کہ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون۔ اور اس میں عالم الغیب خدا نے اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا۔ کہ کوئی مخالف کبھی تیری سوانح پر کوئی داغ نہیں لگا سکیگا۔ چنانچہ اس وقت تک جو ہماری عمر قریباً ۶۵ سال ہے کوئی شخص دور یا نزدیک رہنے والا ہماری گذشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۱۲)

ہ۔ تذکرۃ الشہادتین میں چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتدا سے مجھے تقوےٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (صفحہ ۶۳)

دعوے سے قبل کی زندگی کے متعلق مخالفین کی شہادتیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر آج تک اشد ترین معاندین میں سے بھی کوئی آپکی قبل از بعثت زندگی پر کوئی نکتہ چینی نہیں کر سکا۔ بلکہ اگر کسی نے اس زندگی کے متعلق کچھ بیان کیا۔ تو ہمیشہ تعریفی رنگ میں۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ "جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد) اسی طرح مرزا صاحب سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔"

(تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوے سے قبل زندگی کا اس قدر اثر تھا۔ کہ وہ آپکی زیارت کے شوق کے لئے قادیان آئے۔ اور بٹالہ سے پا پیادہ قادیان پہونچے۔ اسی طرح لکھتے ہیں۔ اس زمانہ میں مرزا صاحب ملک میں بحیثیت ایک نامور مصنف مناظر بلکہ باکمال عارف باللہ صوفی ملہم کی صورت میں پیش ہوئے تھے" (تاریخ مرزا صفحہ ۹)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی لکھتے ہیں کہ "مؤلف براہین کے حالات و خیالات سے جسقدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی و شرح ملا پڑھا کرتے تھے) ہمارے ہم مکتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں اور ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلت برابر جاری رہی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار نہ دیئے جانے کے لائق ہے۔" ان تمہیدی الفاظ کے بعد وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے متعلق ان الفاظ میں شہادت دیتے ہیں۔ کہ "مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کے رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔"

یہ شہادتیں اس امر کا قطعی ثبوت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوے سے پہلے کی زندگی مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدہ کے مطابق بالکل بے عیب تھی۔ اور پھر آپ کا چیلنج دینا کہ میری زندگی میں کوئی عیب ثابت کرو۔ اور دنیا میں سے کسی انسان کا اس چیلنج کے مقابلہ میں کھڑا نہ ہونا مزید اس امر کا ثبوت ہے کہ آپ نے ہمیشہ راستبازی سے زندگی بسر کی۔ پس اگر وہ معیار جس کا "اہلحدیث" نے ذکر کیا ہے درست ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ درست نہ ہو۔ کیونکہ اسے قرآن کریم نے بیان کیا۔ اور مخالفین کے سامنے بطور تحدی پیش کیا ہے تو اسی معیار کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صادق اور منجانب اللہ ہونا بھی ثابت ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور غیر مبائعین

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی صداقت کے ثبوت میں جہاں آئندہ زمانہ کے متعلق بہت سی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ وہاں اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اپنی اولاد کے متعلق بھی بشارت دی۔ کہ اللہ تعالےٰ اب آئندہ اس مقدس خاندان کے ذریعہ اسلام کو ترقی اور شان و شوکت عطا کرے گا۔ اور آپکی اولاد میں سے ایک ایسا فرزند ہوگا جو خدا تعالےٰ کے قرب سے خاص طور پر مخصوص ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے قومیں برکت حاصل کرینگی۔ وہ دین کا چراغ ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا کام دور دراز ممالک میں سرانجام پائیگا۔ آپ کے الہامات اور کشوف میں اس عظیم الشان فرزند کا صرف کام ہی نہیں بتلایا گیا۔ بلکہ اس کا نام بھی ظاہر کیا گیا۔ کہ اس کا نام محمود ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے کشوف اور رویاء

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ (۱) میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا۔ کہ محمود تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا

(تریاق القلوب صفحہ ۴۰)

(۲) "ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود ہوگا وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے کرتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۷)

(۳) خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اتریگا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کردیگا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ اور انکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان رویا و کشوف سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود باجود اللہ تعالےٰ کی ان بشارتوں کا مصداق ہے۔ اور بعد کے واقعات اور اللہ تعالےٰ کی تائیدات نے اس بات کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا۔ کہ یہ بشارتیں اور وعدے آپ ہی کی ذات گرامی سے متعلق ہیں۔

غیر مبائعین کی مغالطہ دہی

مگر تعصب اور حسد ایک ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا کی تائید اور نصرت نے ان بشارتوں کی حقیقت کو الم نشرح کر دیا۔ اور واقعات نے اس بات کو ظاہر و باہر کر دیا۔ کہ یہ سب بشارتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے وجود سے وابستہ ہیں۔ جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہو رہی ہیں۔ اور ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن غیر مبائعین محض عداوت اور عناد کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے فرستادہ کی ان واضح ترین پیشگوئیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی یہ حق پوشی اور مغالطہ دہی خدا تعالےٰ کی تائید اور واقعات کی تصدیق کے مقابلہ میں نہ اسوقت تک کامیاب ہوئی ہے اور نہ ہی آئندہ کامیاب ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے

اُٹل ہیں ایکی بشارتیں یقینی ہیں اور جسے خدا نے اپنے الہامات میں محمود بنایا ہوا ہے۔ وہ آج انسانوں کی ناپاک کوششوں سے کسی صورت میں مذموم نہیں بن سکتا۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر اور آپ کا جانشین اور قوموں کی برکت اور رہنمائی کا موجب گردانا ہے وہ کسی رنگ میں اپنے مشن میں ناکام نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ غیر مبائعین نے اخبار پیغام صلح "مسیح موعود نمبر" میں ایک مضمون میں سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ مذموم اور ناکام کوشش کی ہے۔ کہ آپ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو بگاڑنے والے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ احمدیت کے غلبہ کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خواب تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں حسب عادت ایک حصہ عبارت کا چھوڑ دیا گیا ہے۔ گویا تؤمنون ببعض وتکفرون ببعض کی پوری پوری مطابقت ہے۔ اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس خواب کے جو معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائے ہیں۔ غیر مبائعین انہیں قبول نہیں کرتے۔ بلکہ عبارت کا وہ حصہ درج ہی نہیں کرتے اور اپنے پاس سے ایک نوٹ لکھ کر اپنی طرف سے تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تا کہ کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود فرزند کو وہ اپنے مطاعن شدیدہ کا نشانہ بنا سکیں۔ اور اپنے دل کی بھڑاس کو نکال سکیں۔ گویا ان کے پیش نظر صرف یہ بات ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف اپنے تعصب اور عناد کا کسی نہ کسی رنگ میں اظہار کریں۔ خواہ اس کی وجہ سے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ سے انکار اور اعراض ہی کرنا پڑے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خواب

چنانچہ جو خواب درج کیا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے :- "آج بروز شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اور ایک خربوزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے اس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں۔ اتنے میں میں نے محمود احمد کو دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک انگریز ہے۔ وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا ہے۔ پہلے اس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں۔ پھر اس چوبارہ کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر کام کرتا ہوں۔ گویا اس کے اندر جا کر تلاشی لینا چاہتا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے۔ اس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا۔ کہ آپ بھی اس چوبارہ میں جائیں۔ انگریز تلاش کرے گا۔ میرے دل میں گزرا کہ اس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں جو نو تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہ دیکھے گا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ فرمایا۔ معلوم نہیں اس کی تعبیر کیا ہے۔ اس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے یہ الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی بریت۔ اذکففت عن بنی اسرائیل"

تعبیر خواب

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اس خواب میں محمود کا دیکھنا۔ اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنے اس ابتلا کا خاتمہ اچھا ہوگا۔ اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا۔ اور اپنی نصرت سے ابتلاء سے رہائی دے گا" (تذکرہ ص۵۴۷)

پیغامی تعبیر

لیکن پیغام صلح نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو عمداً ترک کر کے اپنے پاس سے یہ نوٹ درج کیا ہے کہ "احمدی جماعت کا غلبہ ہوا ہی چاہتا تھا یعنی حضرت اقدس اپنی کوششوں کا پھل کھانا ہی چاہتے تھے۔ کہ احمدی سٹیج پر جناب میاں محمود احمد صاحب آ گئے۔ جن کے ساتھ انگریز یعنے سیاست تھی۔ تو احمدیت کے غلبہ کا خاتمہ ہو گیا"

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیسی انوکھی تعبیر کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اس خواب میں محمود احمد کے دیکھنے سے یہ خیال فرمائیں۔ کہ اس کا انجام بہتر اور اچھا ہوگا۔ لیکن غیر مبائعین حسد اور بغض کی وجہ سے اسے بُرا خیال کر رہے ہیں گر اسی طرح قیاس آرائی کرنی ہے۔ تو کم از کم ایسا مفہوم تو لینا چاہیئے۔ جو خواب اور اس کے الفاظ سے کوئی مناسبت رکھتا ہو۔ مثال کے طور پر مضمون نگار صاحب اس کا یہ مضمون بھی بیان کر سکتے تھے۔ کہ انگریز سے مراد مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ کیونکہ آپ مغربی خیالات سے بہت متاثر ہیں۔ اور ایک دوسری رؤیا میں بشپ سے انہوں نے قلم بھی منگوایا ہے اور ویسے بھی ظاہری پراپیگنڈا کے لحاظ سے آپ بالکل پادریوں اور مغربی اقوام کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو نام آیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کے عہد مبارک میں جناب مولوی صاحب جو ایک احمدی کی شکل میں نہیں بلکہ انگریز ہی کی شکل میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی لینا چاہیں گے۔ اور آپ کی نو تالیف کتاب کے مسودہ کی تلاشی لینے کا ارادہ کریں گے۔ یعنے آپ کے دعاوی اور تعلیم کو آپ کی کتاب سے خارج کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس کے لئے کئی قسم کے حیلوں سے کام لیں گے۔ کبھی آپ کے دعوئی نبوت کے متعلق لوگوں کو مغالطہ میں ڈالیں گے۔ کبھی مسئلہ خلافت کا انکار کریں گے۔ اور کبھی مسئلہ کفر و اسلام اور مسئلہ جنازہ غیر احمدیاں کی آڑ لے کر لوگوں کو جماعت احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بھڑکائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان سب کوششوں کو ناکام بنا دے گا۔ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے جماعت کو ان فتنوں سے بچاتے ہوئے ترقی کے مقام تک پہنچائیں گے۔

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

وظائف تعلیمی حاصل کرنیوالوں کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جو وظائف تعلیمی دئیے جاتے ہیں۔ وہ چاہے قرضہ حسنہ کی طرف سے ہوں یا امدادی صرف ایک سال کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ نیا مالی سال شروع ہوتے ہی تمام وظیفہ خواران کا جو اپنے وظائف کو جاری رکھوانا چاہتے ہوں یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں معہ تصدیق افسر درسگاہ نظارت کو بھجوا دیں۔ البتہ پرانے وظیفہ خوار مطبوعہ فارم کی بجائے عام کاغذ پر درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ لیکن افسر درسگاہ کی یہ تصدیق کہ طالب علم مذکور نے امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے آنی ضروری ہے۔ جن طلبار کی طرف سے یہ تصدیق ۳۰ جون ۱۹۴۱ء تک نہیں آئے گی۔ ان کی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تفسیر کبیر جلد منگا لیں!

اس سے پیشتر اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تفسیر کبیر جلد ۳ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اور صرف اس صورت میں خواہشمند احباب کو تفسیر کبیر مل سکے گی۔ کہ یا تو ریزرو شدہ کتب میں سے آرڈر منسوخ ہوں۔ یا جن لوگوں نے کتب فروخت کے لئے لی ہوئی ہیں وہ ان میں سے کوئی کتاب واپس کریں۔ اب چونکہ اس صورت میں کچھ کتب دفتر تحریک جدید میں برائے فروخت موجود ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست تفسیر کبیر لینے کے خواہشمند ہوں وہ بہت جلد اپنا آرڈر معہ قیمت بھجوا دیں۔ اور کتاب ارسال کرنے کے متعلق تفصیلی ہدایات سے بھی اطلاع دیں۔

جن دوستوں کو بذریعہ خطوط ان کے لئے تفسیر کے نسخہ کے ریزرو کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ مہربانی فرما کر درج شدہ عرصہ کے اندر اندر بقیہ قیمت ارسال کر کے کتاب حاصل فرما لیں۔ ورنہ انکا آرڈر منسوخ کر دیا جائیگا۔ اور ان کا نسخہ تفسیر حاصل کرنے کے [illegible] ... قادیان

اگر کریٹ میں مقابلہ نہ کیا جاتا تو جرمن شام اور عراق پر قابض ہو جاتے

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم برطانیہ کا بیان

۱۰ ارجون کو برطانی پارلیمنٹ میں جنگ کے متعلق عام بحث ہوئی ۔ بالخصوص کریٹ کی جنگ کے متعلق بحث کے آغاز میں بعض ممبران کا رویہ ذرا سخت تھا ۔ مگر آخر میں وہ حکومت کے بیان سے مطمئن ہو گئے ۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا ۔ کہ بحث کا آغاز جس طریق سے ہوا ۔ اس سے تو یہ اندازہ لگایا گیا تھا ۔ کہ شائد یہ بحث موجودہ حکومت کے لئے چیلنج کے مترادف ہے ۔ آپ نے کہا ۔ زندگی اور موت کی موجودہ کشمکش کے وقت اگر حکومت سے معمولی معمولی باتوں پر جواب طلبی کی جائے ۔ اور جب ہم ایک محاذ پر ہار جائیں ۔ یا ایک مورچہ کھو بیٹھیں ۔ تو ہم سے تفاصیل پوچھی جائیں ۔ تو یہ ایک بھاری غلطی ہوگی ۔ بحث کا مفصل جواب دینے میں یہ امر مانع ہے ۔ کہ کوئی فوجی راز فاش ہو کر دشمن کو فائدہ نہ پہنچ جائے ۔ ڈکٹیٹروں کو اس مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ۔ ان پر کوئی ایسی پابندی نہیں ۔ کہ کسی شکست کے متعلق جواب دیا کریں ۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا ۔ کہ ہٹلر کو جرمن پارلیمنٹ میں جانا اور کسی فوجی مہم کے متعلق سوالات کا جواب دینا پڑا ہو نہ کبھی مسولینی نے ایسا کوئی بیان دیا ہے ۔ کہ افریقہ میں اس کی سلطنت پر برطانیہ کیونکر قابض ہو گیا ہے ۔ اس کے بالمقابل اگر مجھے مجبور کیا جائے ۔ کہ میں ایک کھلی بحث میں جنگ کے متعلق تفاصیل بیان کروں ۔ قطع نظر اس سے کہ یہ وقت اس کے لئے موزوں ہے یا غیر موزوں تو اس کے یہ معنی ہونگے ۔ کہ میری پوزیشن غیر محفوظ ہے ۔ بہتر ہوگا ۔ اگر مجھے اجازت دی جائے ۔ کہ میں خود ہی یہ فیصلہ کروں ۔ کہ جنگ کے متعلق کس وقت کوئی بیان دیا جائے ۔ اور میں تو خود اس کے لئے بیتاب رہتا ہوں ۔ کریٹ کے متعلق کوئی بیان نہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے ۔ کہ یہ جنگ تو محض ایک بہت اہم اور پیچیدہ جنگ کا حصہ ہے ۔ جو مشرق وسطی میں لڑی جا رہی ہے ۔ دریافت کیا جا رہا ہے

کہ کریٹ پر چھ ماہ تک قابض رہنے کے باوجود ہم نے وہاں متعدد ہوائی اڈے کیوں نہ بنائے ۔ اور انہیں کیوں مضبوط نہ کیا ۔ لیکن طیارہ شکن توپوں اور ہوائی اڈوں کی حفاظت کے ضروری سامانوں کے بغیر وہاں زیادہ اڈوں کا بنا لینا ایک بھاری غلطی ہوتی ۔ جس سے دشمن کو فوجیں اتارنے میں آسانی ہوتی ۔ پھر کہا گیا ہے ۔ کہ کریٹ کے اڈوں کے لئے کافی توپیں کیوں مہیا نہ کی گئیں ۔ مگر غور طلب سوال یہ ہے ۔ کہ کیا ہم زیادہ توپیں کریٹ کے لئے مخصوص کر بھی سکتے تھے ۔ اس دوران میں بحر اوقیانوس میں شدید جنگ لڑی جا رہی تھی ۔ اور وہاں توپوں کی اشد ضرورت تھی ۔ چنانچہ کریٹ میں جو توپیں استعمال کی گئیں ۔ اب انہیں اس سمندر میں دشمن کے طیاروں کو گرانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ اور انہی کی وجہ سے اب وہاں دشمن کے ہوائی حملے کم ہو گئے ہیں ۔ پھر اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے ۔ کہ کیا ہم اپنے ملک سے جہاں گذشتہ چھ سات ماہ سے دشمن شدید بمباری کر رہا ہے ۔ مشرق وسطی کی جنگ کے لئے توپیں بھیج سکتے تھے ۔ تاہم جو کچھ ممکن تھا ۔ ہم نے بھیجا ۔ مگر اس سامان کو وہاں پہنچانے کیلئے تین ماہ کا عرصہ درکار تھا ۔ کیونکہ جہازوں کو افریقہ کے جنوب سے ہو کر وہاں جانا پڑتا ہے ۔ ہم نے بحیرہ روم کی جنگ کو جاری رکھنے کیلئے اپنے ملک میں بڑے خطرات برداشت کئے ۔ اور اپنے ملک پر شدید ترین بمباری کی سزا بھگتی ۔ صرف اسلئے کہ کریٹ کے ہوائی اڈوں کو قلعہ بند کیا جا سکے ۔ آپ نے کہا ۔ وہ شخص بڑا احمق ہوگا ۔ جو خیال کرے کہ ہمارے پاس اس وقت فالتو طیارہ شکن توپیں اور ہوائی جہاز ہیں ۔ ۱۹۳۷ء میں جرمنی کے پاس نصب شدہ طیارہ شکن توپوں کے علاوہ پانسو توپیں تھیں ۔ اس کے بعد وہ نہایت تیزی سے سامان بناتا رہا ہے ۔ اور مفتوحہ ممالک سے بھی اسے بہت سا سامان ملا ہے ۔ مگر ہمارے پاس ابھی ہتھیاروں کا کافی ذخیرہ نہیں ۔ اور ہمارے

کارخانوں کی پیداوار دشمن کی پیداوار سے ابھی کم ہے ۔ افسوس ہے کہ کریٹ کی جنگ میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سپاہیوں پر بہت زیادہ بوجھ پڑا ۔ اس محاذ پر ہمارے پندرہ ہزار سپاہی ہلاک، مجروح اور عدم پتہ ہوئے ہیں ۔ دشمن کے پانچہزار سپاہی ڈوب مرے ۔ ۱۱ ہزار ہلاک یا زخمی ہوئے ۔ اور ۱۸۰ ہوائی جہاز اور اڑھائی سو فوجبردار طیارے تباہ ہوئے اگر ہم کریٹ میں مقابلہ نہ کرتے ۔ تو جرمن اب تک شام ، عراق پر قابض ہو کر ایران پر بھی چھا چکے ہوتے ۔ آپ نے کہا کہ یہ بات صحیح نہیں کہ کریٹ میں اترنے والے جرمن پیراشوٹ نیوزی لینڈ کے سپاہیوں کی وردیوں میں ملبوس تھے ۔ بات یہ تھی ۔ کہ نیوزی لینڈ کے سپاہی زخمی ہونے کے باوجود ان کے آگے بھاگ رہے تھے ۔ اسلئے یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ۔ آپ نے کہا ۔ مسٹر ہور بلیٹ کا یہ بیان صحیح نہیں ۔ کہ ہماری اسلحہ ساز فیکٹریوں میں سامان کی تیاری کی رفتار میں کمی واقع ہو رہی ہے ۔ نازی بمباری کے باوجود ہمارے کارخانے پہلے سے بڑھ کر پیداوار دکھا رہے ہیں ۔ ۱۹۴۱ء کے پہلے تین ماہ میں توپوں اور بھاری ٹینکوں کی پیداوار میں ۱۹۴۰ء کی نسبت پچاس فیصدی اضافہ ہو چکا ہے ۔ بحر اوقیانوس میں ہم نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے ۔ جرمنی نے مئی کے مہینہ میں ہمارے جسقدر جہازوں کو نقصان پہنچایا ۔ وہ اس نقصان کا تین چوتھائی بھی نہیں جو ہم نے دشمن کے جہازوں کو پہنچایا ہے ۔ اب ہم مشرق وسطی میں ہر راستہ اور ہر طریقہ سے برابر سامان جنگ بھیج رہے ہیں ۔ اور ایر فورس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کر رہے ہیں ۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جنرل ڈیول اور دوسرے فوجی لیڈروں کی رائے تھی ۔ کہ کریٹ میں ہماری فتح یقینی ہے اور ممکن ہے ۔ آخر کار ان کا یہ خیال صحیح ہو ۔ شام کی جنگ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ کہ ہم اس جنگ میں اپنے لئے کوئی علاقہ یا فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتے ۔ جب تک مصر میں ڈیفنس کو مضبوط نہ بنا لیا جاتا ۔ شام کی مہم بے فائدہ تھی ۔ اب جنرل ڈیول کے کہنے پر اسے شروع کیا گیا ہے ۔

آخر میں آپ نے کہا ۔ کہ کوئی گورنمنٹ جب تک اُسے یقین نہ ہو ۔ کہ وہ ٹھوس بنیادوں پر کھڑی ہے ۔ جنگ کو جاری نہیں رکھ سکتی ۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے ۔ کہ اُسے ہر وقت یہ خطرہ لاحق رہے کہ پیچھے سے کوئی اسکی پیٹھ میں چھرا گھونپ رہا ہے ۔ برطانیہ کی یہ بڑی بہادری ہے ۔ کہ وہ جرمنی ۔ اٹلی اور دنیا کے غداروں کے خلاف تن تنہا لڑ رہا ہے اور اگر آئندہ چھ ماہ میں ہماری پوزیشن موجودہ پوزیشن سے خراب نہ ہوئی تو برطانیہ اور برطانوی سلطنت کی فوجی تاریخ کا نیا باب سنہری حروف میں لکھا جائیگا ۔

اس اجلاس میں ہر ہبیس کے متعلق بھی ...

دی۔پی وصول فرمانے کیلئے تیار رہیں

گذشتہ اعلانات کے مطابق دی پی ڈاکخانہ میں دیئے جا چکے ہیں۔ اب احباب کا فرض ہے۔ کہ انہیں وصول فرمائیں۔ جو احباب ادائیگی کا وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ براہ کرم جلد سے جلد چندہ ادا فرمادیں۔ محاسب کے ذریعہ ماہوار رقوم ارسال کرنے والے اصحاب سے استدعا ہے۔ کہ وہ پوری باقاعدگی سے چندہ ارسال فرمایا کریں۔ بعض اوقات دوست کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور جب انہیں دی۔پی بھیجا جائے۔ تو اس بنا پر واپس کر دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے ماہوار ادائیگی کا اقرار کیا ہوا ہے۔ حالانکہ محض اقرار کچھ بھی چیز نہیں۔

کاغذ کی اس شدید گرانی کے وقت میں جبکہ اخبارات موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو دی۔پی۔ واپس کر کے "الفضل" کی مالی مشکلات میں اضافہ کرنیکا موجب ہو۔ ایسے وقت میں صرف وہی دوست اس غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے جس کے سینہ میں حساس دل نہیں۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

ایک ہوشیار کلرک کی ضرورت

دھلی میں ایک تجارتی فرم کے لئے ایک ہوشیار کلرک کی فوری ضرورت ہے جو ٹائپ ڈرافٹنگ اور بک کیپنگ کے کام سے اچھی طرح واقف اور محنتی اور دیانتدار ہو۔ درخواستیں اورینٹل سپلائی کمپنی (Oriental Supply) ۶۱ دریا گنج دھلی کے نام آنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواست کنندہ کو اپنی درخواست میں اپنی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کے علاوہ کم سے کم تنخواہ جو اُسے منظور ہو درج کر دینی چاہیئے۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت خانبہادر ملک صاحب خان صاحب نون کلکٹر بہادر گوجرانوالہ

مہر چند ولد ایشر داس۔ کرتار ناتھ ولد گیان چند قوم کھتری سکنہ اکال گڑھ اپیلانٹان

بنام

محمد زمان وغیرہ سکنہ چاتیاں تحصیل وزیر آباد رسپانڈنٹان

نوٹس بنام حاکم معروف صالحون ولد جبہ قوم ترکھان سکنہ چاتیاں تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ رسپانڈنٹ

اپیل بنا راضی ڈگری عدالت تحصیلدار صاحب وزیر آباد مورخہ ۲۲ $\frac{۲}{۱۹۴۱}$

مقدمہ مندرجہ بالا میں عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ حاکم معروف صالحون رسپانڈنٹ مذکورہ بالا تعمیل نوٹس سے گریز کر رہا ہے۔ اسلئے اشتہار مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ حاکم مذکور

بتاریخ ۲۷ $\frac{۷}{۴۱}$ بوقت ۷ بجے صبح

بمقام گوجرانوالہ حاضر عدالت ہو کر جوابدہی اپیل مذکور کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۹ جون ۱۹۴۱ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم

غیر بیمہ شدہ لفافوں میں

چھوٹی چھوٹی رقوم کا نقدی اور نوٹوں کی صورت میں بھیجنا منع ہے۔ اور ہمیشہ خطرناک پس نقصان کا انتظار مت کریں۔ بلکہ دانائی سے کام لیتے ہوئے اپنے حسابات انڈین پوسٹل آرڈر کے ذریعہ چکائیں۔ جو محفوظ ترین اور ارزاں ترین طریق ہے۔ تفصیلات اپنے ڈاکخانہ سے دریافت کریں۔

USE INDIAN

POSTAL ORDERS

NO 5

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۴۱ء سے ۶۔ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل میں تیسرے درجہ کے مسافروں کے بکنگ پر حسب ذیل پابندیاں عائد کی جائیں گی۔

۶۔ڈاؤن پنجاب کلکتہ میل لاہور سے سہارنپور	تیسرے درجہ کے مسافرین کے پاس سو میل سے کم مسافت کا ٹکٹ ہوگا۔ لاہور اور سہارنپور کے درمیان نہیں لیجائے جائیں گے۔

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۱۰ جون اٹلی کی جنگ میں شمولیت کی سالگرہ کے موقعہ پر اطالوی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسولینی نے کہا ہٹلر نے سارا یونان جس میں ایتھنز بھی شامل ہے اٹلی کے حوالہ کر دیا ہے۔ اگر جرمنی اس جنگ میں شامل نہ ہوتا۔ تو بھی ہم یونان کی رہی سہی طاقت کو کچل دیتے۔ آج سے پر یونان بحیرہ روم میں اٹلی کے دائرہ اثر میں داخل ہوتا ہے

لنڈن ۱۰ جون۔ مصری گورنمنٹ نے اسکندریہ کو خالی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ بار برداری کا خرچ گورنمنٹ ادا کرے گی۔ لوگ کثرت سے باہر جا رہے ہیں۔ حتّٰے کہ ٹوبیوں کی چھتوں پر بھی لوگ سفر کر رہے ہیں

واشنگٹن ۱۰ جون۔ فوجی بھرتی کے متعلق ایک نیا حکم جاری کرتے ہوئے صدر روزویلٹ نے لکھا ہے۔ کہ فیکٹریوں میں کام کرو۔ یا فوج میں بھرتی ہو کر لڑو

لنڈن ۱۰ جون۔ برطانی ہوم منسٹر نے انگلستان کے آٹھ اداروں کے خلاف ڈیفنس ریگولیشنز کے ماتحت احکام جاری کئے ہیں۔ گورنمنٹ کو یقین ہے کہ ان اداروں پر جن اشخاص کا کنٹرول ہے۔ انہیں دشمن کے طرز حکومت سے ہمدردی ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ انہیں دشمن جنگ میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے استعمال نہ کر سکے۔

لنڈن ۱۰ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک معظم نے شاہی خاندان کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ کپڑے کے راشن کے متعلق سرکاری قواعد کی پابندی کریں۔ ملکہ معظمہ نے آرڈر منسوخ کر دئیے ہیں۔

قاہرہ ۱۰ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عراق کے سابق وزیر اعظم رشید عالی جب جان بچا کر ملک سے بھاگے۔ تو ساتھ ہی سرکاری خزانہ سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ لے گئے۔ لیکن سرحدی پولیس نے تلاشی لیتے وقت یہ رقم واپس لے لی اور داخل خزانہ کرا دی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ جرمن فوج بردار طیارے کریٹ میں جمع کئے جا رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں شام کی برطانی فوج پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۱ جون۔ آزاد فرانس کی جو فوجیں دمشق کی طرف بڑھ رہی تھیں وہ اب صرف دس میل کے فاصلہ پر ہیں کسبا کے مقام پر جو جنوب میں دمشق سے دس میل پر ہے مقابلہ ہو رہا ہے آزاد فرانسیسوں کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل ڈیگال کی فوجیں دو روز میں ۴۳ میل بڑھ گئی ہیں۔ انگریزی فوج کے جو دستے سمندر کے راستہ پہونچ رہے ہیں۔ دشمن ان کا سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ فلسطین کی سرحد کے پاس بھی مقابلہ ہو رہا ہے انگریزی توپیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ خیم کے گاؤں میں آسٹریلین اور وشی کی فوجوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ آج رائل ایئر فورس نے تیسری بار بیروت پر حملہ کیا۔ فرانسیسی ہوا مار توپوں نے بھی سخت گولہ باری کی۔

لنڈن ۱۱ جون۔ جرمن جہاز بسمارک جب ناروے سے روانہ ہوا تھا۔ تو جرمن کروزر "پرنس یوجین" بھی اس کے ہمراہ تھا معلوم ہوا ہے۔ کہ اب یہ بھی جرمنی کے دوسرے دو بڑے جنگی جہازوں کے ساتھ بریسٹ کی بندرگاہ میں سر چھپائے پڑا ہے۔ کل رائل ایئر فورس نے اس بندرگاہ کی گودیوں اور عمارتوں پر بھاری بم پھینکے۔

ولنگٹن ۱۱ جون۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے آج پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ نیوزی لینڈ کے ۵۵۰۳ سپاہی یونان اور کریٹ کی لڑائیوں میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۱۸۰ واپس مصر پہونچ گئے ہیں۔ باقیوں کا کچھ پتہ نہیں۔ آج پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں لڑائی کی حالت پر سوچ بچار کیا جا رہا ہے۔ عام بحث کل ہو گی

لنڈن ۱۱ جون۔ اودھار اور پٹہ پر مالی دینے کے قانون کو پاس ہوئے صرف دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اس اثناء میں امریکہ برطانیہ اور چین کو ۱۸ کروڑ پونڈ مالیت کا سامان جنگ دے چکا ہے اس سال میں گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی نسبت برطانیہ کو دس گنا زیادہ مدد دی گئی ہے ۱۹۴۰ء کے اس عرصہ میں جتنے ہوائی جہاز دیئے گئے تھے۔ اس سال اس سے بارہ گنا زیادہ دئیے گئے ہیں۔ ہوائی جہاز بنانے والی ایک کمپنی کا بیان ہے۔ کہ اگلے موسم بہار تک اس کے تین کارخانوں میں ساٹھ ہوائی جہاز روزانہ تیار ہونے لگیں گے۔

لنڈن ۱۰ جون جن برطانی بحری افسروں نے بسمارک ڈبونے میں حصہ لیا تھا ان کا بیان ہے کہ یہ جہاز ۳۵ ہزار ٹن نہیں بلکہ پچاس ہزار ٹن وزنی تھا۔ گویا دنیا کا سب سے بڑا جنگی جہاز تھا۔ اس پر بارہ تارپیڈو نشانہ پر لگے ۱۴۔ ۱۵ ۱۶ انچ دہانہ کی توپوں کے بیسیوں گولے نشانہ پر لگے۔ آٹھ انچ دہانہ کی توپوں کے تین سو گولے ایسے لگے۔ حفاظتی گنبد تباہ ہو گئے۔ رفتار پر کنٹرول کی مشین بیکار ہو گئی۔ مگر جہاز پھر بھی سلامت تھا۔ آخر ایک برطانی کروزر ڈورسٹ شائر نے قریب ہو کر اس پر پے در پے تارپیڈو چھوڑے۔ اور ان سے یہ غرق ہوا۔ اس کا عملہ دو ہزار ملاحوں اور افسروں پر مشتمل تھا۔ پانسو کیڈٹ ان کے علاوہ تھے

لنڈن ۱۱ جون۔ برطانیہ کی کئی ایک مشہور عورتوں نے ہندوستانی عورتوں کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ کہ اس جنگ کو فتح کرنے کے لئے ہم سب کو ایک ہو جانا چاہئیے۔ اس نازک گھڑی میں برطانیہ کی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ وہ زبردست ہوائی حملوں کے وقت بھی جب بم پھٹ رہے ہوتے ہیں آگ بھڑک رہی ہوتی ہے۔ اور انسانی جسموں کے ٹکڑے اڑ رہے ہوتے ہیں اپنے فرائض کو نہایت مستعدی سے ادا کرتی ہیں۔ آپ کو یہ سمجھنا چاہئیے کہ ہندوستان کو یہ باتیں پیش نہیں آسکتیں ہم دنیا کی سب سے بڑی مذہبی طاقت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں امریکن پریذیڈنٹ نے کہا تھا۔ کہ اس وقت دنیا دو گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ایک وہ گروہ ہے۔ جو انسانوں کو غلام بنانا چاہتا ہے اور دوسرا جو آزادی کا حامی ہے۔ آپ کو فیصلہ کرنا چاہئیے کہ آپ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ شام میں مرج ایوب کے آس پاس دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اگر برطانی فوجوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ جہاں لبنان کو جانے والی سڑک دمشق سے نکل جانے والی سڑک سے ملتی ہے تو دشمن کی فوج برطانی فوج کے گھیرے میں آجائے گی۔ دریائے لقانی کے پاس بھی دشمن خوب قدم جما کر لڑا۔ مگر ہماری فوج کے ایک حصہ نے اسے لڑائی میں مشغول رکھا۔ اور باقی فوج دریا کو پار کر گئی۔ کئی جگہ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ کئی سو فرانسیسی سپاہی پکڑے گئے ہیں۔ جن میں تیونیسیا کے سپاہی بھی ہیں۔ ان میں سے بہت سے آزاد فرانسیسیوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ہماری فوجوں نے سوموار کے روز جتنے حملے کئے ان سب میں کامیابی ہوئی۔

لنڈن ۱۱ جون۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عراق میں ایک مسلح موٹر فوج کرکوک بھیجی گئی تھی۔ جہاں لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔

لنڈن ۱۱ جون۔ رائل ایئر فورس کے ایک ہوائی جہاز نے کل ناروے کے ساحل کے پاس دشمن کے ایک دو ہزار ٹن وزنی رسد بردار جہاز پر شدید بمباری کی۔ فرانس کے کنارے کی ایک بندرگاہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ جیسا کہ مسٹر چرچل کہہ چکے ہیں۔ مئی میں بحیرہ اوقیانوس میں ہمارا نقصان پچھلے دو ماہ سے بہت کم ہوا۔ یہ جنگ مارچ میں شروع ہوئی تھی۔ اور اس مہینہ میں ہمارا ۴۹۳۰۰۰ ٹن کا نقصان ہوا تھا۔ مئی میں اٹلی اور جرمنی کے ۵۰۰۰۰۰ ٹن کے جہاز غرق کئے گئے ہیں۔